سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

(جمعتہ المبارک10، سوموار13، منگل14، بدھ15، جمعرات16۔جون2011)
(یوم الجمع7، یوم الاثنین10، یوم الثلاثہ11، یوم الاربعاء12، یوم الخمیس،13۔رجب المرجب
1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد27(حصہ اول):شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ستائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،10۔جون2011

جلد 27:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	----------	1
2۔	سالانہ بجٹ بابت سال12-2011اور ضمنی بجٹ بابت سال11-2010پیش کرنے کے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	----------	3

3۔	ایجنڈا ----------	5
4۔	ایوان کے عہدیدار ----------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	11

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	12
7۔	چیئرمینوں کا پینل ----------	13
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کو ایوان میں لانے کے لئے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ ----------	13
	سرکاری کارروائی	
9۔	وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر بابت سال 2011-12 ----------	17
10۔	سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 2011-12 اور نظر ثانی شدہ گوشوارہ بابت سال 2010-11 کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	46
11۔	ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 2010-11 کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	47
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
12 ۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2011 ----------	47

سوموار، 13۔جون 2011

جلد 27: شمارہ 2

13۔	ایجنڈا ----------	49
14۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	51
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	52
	تعزیت	
16۔	معزز خاتون ممبر انجم صفدر صاحبہ کی والدہ ماجدہ، صدر مملکت	

	جناب آصف علی زرداری کے والد محترم اور معزز ممبر راجہ حنیف عباسی کی والدہ ماجدہ کے لئے دعائے مغفرت ----------	53

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
17۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بابت سال2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا(۔۔۔جاری) ----------	54
18۔	مسودہ قانون شہری ترقی پنجاب مصدرہ1976 کے تحت ادارہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بابت سال2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا(۔۔۔جاری) ----------	57
19۔	مسودہ قانون محتسب پنجاب مصدرہ1997 کے تحت ادارہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بابت سال2010 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا(۔۔۔جاری) ----------	58
20۔	اے ایف سی ضلع بھکر کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار ----------	58
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
21۔	سالانہ میزانیہ بابت سال12-2011 پر عام بحث ----------	60
	منگل،14۔جون2011	
	جلد 27:شمارہ 3	
22۔	ایجنڈا ----------	115
23۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	117
24۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	118

تحاریک استحقاق

25۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ بابت سال2010
کاایوان میں پیش نہ کیا جانا(۔۔۔جاری) ---------- 119

26۔ نیشنل فنانس کمیشن کی سفارشات ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر ---------- 119

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سرکاری کارروائی

بحث

27۔ سالانہ میزانیہ بابت سال12-2011 پر عام بحث ---------- 122

رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)

28۔ مسودات قانون(ترمیم)مختار نامہ مصدرہ2011،(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر
جنرل پنجاب مصدرہ2011،(ترمیم)دادرسی مختص مصدرہ2011،
(ترمیم)متولیان سرکار مصدرہ2011اور(ترمیم)ہتک عزت مصدرہ2011
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون وپارلیمانی امور کی رپورٹوں کا
ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 210

29۔ مسودات قانون(ترمیم)(روزگار وبحالی)معذور افراد مصدرہ2011اور
(ترمیم)(رجسٹریشن وکنٹرول)سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں مصدرہ2011
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود، ترقی خواتین وبیت المال کی رپورٹوں کا
ایوان میں پیش کیا جانا ---------- 211

بدھ،15۔جون2011

جلد 27:شمارہ 4

30۔ ایجنڈا ---------- 213

31۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ---------- 215

32۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	216
	پوائنٹ آف آرڈر	
33۔	وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی جانب سے وفاقی وزیر قانون بابر اعوان کو واجب القتل قرار دینے پر حزب اختلاف کا احتجاج ----------	217
	تحاریک استحقاق	
34۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ----------	224

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر (۔۔۔جاری)	
35۔	وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی جانب سے وفاقی وزیر قانون بابر اعوان کو واجب القتل قرار دینے پر حزب اختلاف کا احتجاج (۔۔۔جاری) ----------	225
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
36۔	سالانہ بجٹ بابت سال 12-2011 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ----------	229
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
37۔	مسودات قانون (تنسیخ) آرڈیننس لاہور، ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011 اور (تنسیخ) آرڈیننس گوجرانوالہ ٹریفک کنٹرول وبس سٹینڈز مغربی پاکستان 1963 مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	275
38۔	مسودات قانون (ترمیم) فیکٹریاں مصدرہ 2011، (ترمیم) کم از کم اجرت مصدرہ 2011 اور (ترمیم) کارکنان روڈ ٹرانسپورٹ مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	275
39۔	مسودات قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ 2011، (ترمیم) وبائی امراض، پنجاب مصدرہ 2011 اور (ترمیم) بچوں کو ماں	

	کے دودھ اور غذائیت کا تحفظ، پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	276
40۔	تحاریک استحقاق نمبرز 60تا64 بابت سال 2009، 11,24,30,36,37 بابت سال 2010 اور 3,10 بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	277
	بحث	
41۔	سالانہ بجٹ بابت سال 12-2011 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ----------	278

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات، 16۔جون 2011	
	جلد 27: شمارہ 5	
42۔	ایجنڈا ----------	300
43۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	302
44۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	303
	پوائنٹ آف آرڈر	
45۔	پریس کلب ملتان کے سامنے طلباء کے احتجاج میں ایسوسی ایٹ پریس (جہانگیر نون) کی ہلاکت ----------	304
46۔	پنجاب کے دریاؤں میں پچھلے سال سے بھی زیادہ طوفانی تباہی کا خدشہ ----------	304
	تعزیت	
47۔	پریس کلب ملتان کے واقعہ میں جاں بحق ہونے والے ایسوسی ایٹ پریس جہانگیر نون کے لئے دعائے مغفرت ----------	306
	تحاریک استحقاق	
48۔	سیکرٹری آبپاشی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ (۔۔۔جاری) ----------	314
	سرکاری کارروائی	

بحث

49۔ سالانہ بجٹ بابت سال12-2011 پر عام بحث(۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 314

رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)

50۔ مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی مصدرہ2011 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 382

51۔ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ مصدرہ2011 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 382

52۔ سالانہ بجٹ بابت سال12-2011 پر عام بحث(۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 383

53۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(101)/2011/418. Dated 7th June, 2011. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 10 June 2011 at 3.00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 7th June, 2011

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA

GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

سالانہ بجٹ بابت سال2011-12اور ضمنی بجٹ بابت سال2010-11
پیش کرنے کے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(101)/2011/421. Dated. 9th June 2011. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under rules 134 and 147 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby appoint Friday, June 10, 2011 at the time when the Assembly meets on the said date, as the date and time for the presentation of the Annual Budget for the year 2011-12 and Supplementary Budget for the year 2010-11.

Dated Lahore, the 9th June, 2011

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA

GOVERNOR OF THE PUNJAB"

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،10۔جون2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

1۔ سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال2011-12

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال2011-12اور نظر ثانی شدہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 2010-11ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال2010-11

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال2010-11ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ2011

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ2011ایوان میں پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	سید زعیم حسین قادری، ایم پی اے	پی پی۔154
3۔	ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال، ایم پی اے	پی پی۔235
4۔	ڈاکٹر فائزہ اصغر، ایم پی اے	ڈبلیو۔351

3۔ کابینہ

1۔	چودھری عبدالغفور	:	وزیر خوراک، صنعتیں معدنیات و کانیں*

2۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور واوقاف، بیت المال

اور محنت*

3۔ ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ وعشر، امداد باہمی اور بہبود آبادی*

- مورخہ 3۔مارچ2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس مورخہ 14۔مارچ2011تفویض کیا گیا۔
- مورخہ 15۔مارچ2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس مورخہ (10 تا28۔جون۔2011) تفویض کیا گیا۔

8

4۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک وڈیری

ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی گیری و جنگلی حیات، سیاحت وترقی تفریحی مقامات اور آبپاشی وقوت برقی

5۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت وسرمایہ کاری

6۔ ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر جیل خانہ جات

7۔ جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین

سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیاتی*

8۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، زکوٰۃ و عشر*
			ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی، داخلہ، پبلک پراسیکیوشن، مواصلات و تعمیرات اور مال*
9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و
			سکول ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، ٹرانسپورٹ*

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں : مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ

2۔ جناب کرم الٰہی بندیال : کوآپریٹوز

3۔ جناب عبدالحفیظ خان : زکوٰۃ وعشر اور بیت المال

4۔ جناب ظفر اقبال ناگرہ : ہاؤسنگ وشہری ترقی

5۔ جناب افتخار احمد خان : مذہبی امور و اوقاف

6۔ سردار محمد ایوب خان گادھی : تحفظ ماحولیات

7۔ محترمہ نازیہ راحیل : خصوصی تعلیم

8۔ جناب محمد سعید مغل : خوراک

9۔ جناب محمد آجاسم شریف : آبکاری ومحصولات

10۔ جناب محمد تجمل حسین : صنعت

11۔ جناب محمد خرم گلفام : ٹرانسپورٹ

12۔ جناب غلام نبی : کامرس وسرمایہ کاری

13۔ رانا محمد ارشد : سیاحت

14۔ جناب احسن رضا خان : خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

15۔ جناب عامر سعید انصاری : جیل خانہ جات

16۔ سردار میر بادشاہ خان قیصرانی : جنگلات

17۔ سردار شیر علی خان گورچانی : کالونیز واشتمال اراضی

18۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

19۔ چودھری ممتاز احمد ججہ : ایجوکیشن

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرLegis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

20۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت

21۔ جناب خلیل طاہر سندھو : انسانی حقوق و اقلیتیں

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،10۔جون2011

(یوم الجمع،7۔رجب المرجب1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں سہ پہر3بج کر32منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ
تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ
إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ
وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

سُوْرَۃُ الحُجرَات آیات9 تا11

اوراگر مومنوں میں سے کوئی دوفریق آپس میں لڑ پڑیں توان میں صلح کرادواور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے توزیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے(9)مومن توآپس میں بھائی بھائی ہیں تواپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرواور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر

رحمت کی جائے(10)مومنو!کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں(11)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

آپ ﷺ سا دونوں جہاں میں نظر آیا ہی نہیں
کیونکہ اللہ نے کوئی اور بنایا ہی نہیں
آپ ﷺ نے جب سے نوازا ہے یارسول اللہ ﷺ
میں نے دامن کسی چوکھٹ پہ پھیلایا ہی نہیں
کوئی محبوب ﷺ کا ثانی نہ محب کا ہمسر
ایک کا جسم نہیں ایک کا سایہ ہی نہیں
جس نے سرکار ﷺ کے چہرے کی زیارت کر لی
اس کی نظروں میں کوئی اور سمایا ہی نہیں
آپ ﷺ کی نعت شہزاد سرمایا ہے
اس نکمے نے تو کچھ اور کمایا ہی نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز، تشریف رکھیں اور پہلے مجھے بات کرنے دیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	سید زعیم حسین قادری، ایم پی اے	پی پی۔154
3۔	ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال، ایم پی اے	پی پی۔235
4۔	ڈاکٹر فائزہ اصغر، ایم پی اے	ڈبلیو۔351

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کو ایوان میں لانے کے لئے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم نکتے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک بات آپ سے کر لوں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نے ایڈوائزری کمیٹی میں لاء منسٹر صاحب کی موجودگی میں گزارش کی تھی جس کی پذیرائی بھی ہوئی تھی۔ میں ایک لمحہ کے لئے آپ سے صرف یہ گزارش

کروں گا جو بہت اہم ہے کہ جب بجٹ اجلاس ہوتا ہے تو اُس کا notice تمام ممبران کو 100 فیصد اس لئے جاتا ہے کیونکہ اُن کی یہاں پر موجودگی ہونا ضروری ہوتی ہے۔ ایک معزز ممبر چودھری مونس الہیٰ صاحب کو under detention ہونے کی وجہ سے اجلاس کا notice نہیں ملا جس وجہ سے وہ نہیں آئے۔ یہ بات مرہون منت ہے کہ آپ کی طرف سے ایک production order جاری کیا جائے۔ میں ایک precedent بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

Democracy is governed by the precedents and traditions

جیسے ہمارے senior Houses میں ہوتا ہے اُس کو مدنظر رکھتے ہوئے 11۔اگست 1996 کو سپیکر صاحب نے حاجی مقصود بٹ صاحب کو چیمبر میں آدھے گھنٹے کے لئے produce کرنے کے لئے production order جاری کیا تھا جو سب کچھ Rule 235 کے تحت ہوا تھا۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میرے اس پوائنٹ آف آرڈر پر چودھری مونس الہیٰ صاحب کا production order جاری کیا جائے اور اُس پر آپ ruling بھی صادر فرمائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!جناب چیف ایگزیکٹو یہاں پر تشریف فرما ہیں میں اُن کی موجودگی کا advantage لیتے ہوئے کہوں گا کہ کسی کی بھی detention جس پر صرف الزام ہو،اُس کا یہاں معزز ہاؤس کے اندر خصوصاً بجٹ اجلاس میں حاضر ہونا ضروری ہے اور rules بھی اس چیز کو allow کرتے ہیں۔ اب یہ ہاؤس آپ کی بہت ہی gracious اور مشفقانہ ruling کا متقاضی ہے لہذا اس کے لئے production order جاری کیا جائے اور اس کو یہاں ہاؤس میں پیش کیا جائے۔ میرے پاس جو precedents ہیں وہ میں آپ کی نذر کرتا ہوں۔ یہ وہ paper ہے جو 11۔اگست 1996 کو منظور موہل صاحب نے حاجی مقصود بٹ صاحب کو produce کرنے کے لئے production order جاری کیا تھا لہذا آپ اس کی روشنی میں اپنا حکم صادر فرماد یجئے گا۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر چودھری ظہیر الدین صاحب نے precedent paper
جناب سپیکر کی خدمت میں پیش کیا)

جناب سپیکر: چودھری صاحب!آپ نے rule 235 کے بارے میں فرمایا تو قومی اسمبلی کے Rules 1992 میں amend ہوئے تھے جہاں پر particularly یہ چیز درج ہے کہ قومی اسمبلی کے سپیکر production order جاری کر سکتے ہیں جبکہ صوبائی اسمبلی میں یہ چیز add نہیں کی گئی۔ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ محمد اشرف خان سوہنا صاحب کی اسی طرح کی درخواست قاسم ضیاء صاحب نے اس وقت

کے سپیکر صاحب کو دی تھی جنہوں نے اس پر ان سے یہ کہا تھا کہ آپ کی یہ درخواست اس لئے داخل دفتر کی جاتی ہے کہ قانون میں ہمیں کہیں بھی اس کی اجازت نہیں ہے۔ شکریہ

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ کی ruling اور ہر حکم سر آنکھوں پر لیکن آج جس روشنی میں نہایا ہوا یہ ایوان ہے تو اسی مناسبت سے ہمیں انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتی ہوئی آپ کی مشفقانہ ruling چاہئے۔ میں نے آپ کے حضور ایک precedent داخل کر دی ہے اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لاء ڈیپارٹمنٹ سے اس کی تشریح لے لیجئے گا۔ میں پھر یہ کہتا ہوں کہ یہ جمہوریت اپنے senior Houses سے precedents اور traditions کے ساتھ govern ہوتی ہے۔

We are subordinate House by design to the National Assembly

یہ قومی اسمبلی میں ہوا ہے اور آپ کو کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ اگر سابقا سپیکر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکا تو میری یہ گزارش ہو گی کہ آج کا سپیکر انصاف کے تقاضے پورے کرے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: چودھری صاحب! قومی اسمبلی میں باقاعدہ طور پر یہ درج ہے جبکہ آپ کی اس اسمبلی کے rules میں یہ چیز درج نہیں ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ میں یہ کیسے کر سکتا ہوں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! مانع ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ rules بالکل واضح ہیں اور آپ کے چیمبر میں بھی اس پر discussion ہوئی ہے۔ آپ کو production order جاری کرنے کی powers اس وقت نہیں ہیں۔ میں چودھری صاحب کی خدمت میں عرض کر دوں کہ production order جیل سے ہوتے ہیں لیکن مونس الہیٰ صاحب جیل کی بجائے ایک ریسٹ ہاؤس میں آرام فرما رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! under detention کے production order ہوتے ہیں اور اسی کے تحت حاجی مقصود بٹ صاحب کو produce کیا گیا تھا تو ہم یہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ آپ اپنے چیمبر میں یا جیسے چاہیں اسے دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب!آپ جوprecedent دے رہے ہیں یہ 1996 کا ہےwhereas ہمارے رولز1997 میں بنے ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!میں235 Rule کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب!میں بھی235 Rule کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!ایجنڈے کے مطابق ایوان کی کارروائی کو چلایا جائے اور یہdiscussion پھر بھی کسی وقت ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب!انہیں بات کر لینے دیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!آپ136 Rule پڑھیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس پر مزید کوئی مشورہ کروں تو میں کر سکتا ہوں اور اس میں گنجائش موجود ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!آپ اس طرح چیزوں کوbulldoze نہ کریں۔

جناب سپیکر: میں کیاbulldoze کر رہا ہوں؟ بڑے افسوس کی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!آپ bulldoze کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب!136 Rule کی ذیلی شق2 پڑھیں پھر مجھ سے بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!آج بڑی خوشی کی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے آٹھ ماہ بعد اسمبلی کا بائیکاٹ ختم کر دیا ہے تو ہم انہیں اس ایوان میں آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں کیونکہ اس ایوان نے انہیں منتخب کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب!اس چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): رانا ثناء اللہ نے guarantee مانگی تھی کہ وزیر اعلیٰ ایوان میں آئیں گے تو اپوزیشن۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کیا کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اگرچہ پنجاب میں پچھلے تین ماہ سے کوئی وزیر خزانہ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ موجود ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وزیر خزانہ کا نوٹیفکیشن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ وزیر خزانہ کا نوٹیفکیشن موجود ہے اور وزیر خزانہ بھی موجود ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میں کامران مائیکل کو وزیر خزانہ بنانے پر انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جب آپ انہیں وزیر خزانہ مان ہی نہیں رہے تو پھر کس بات کی مبارکباد پیش کرتے ہیں؟ معزز ممبران! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ آج کا دن جناب گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ (1)134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ جناب کامران مائیکل کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر بابت سال 2011-12

وزیر خزانہ (جناب کامران مائیکل): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے جو نہایت مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف راجہ ریاض احمد تلے والا ہار "مالا" وزیر اعلیٰ پنجاب کو پہنانے کے لئے ان کی طرف گئے تو معزز ممبران حزب اقتدار نے انہیں وزیر اعلیٰ کو ہار ڈالنے کی بجائے واپس ان کی نشست کی طرف دھکیل دیا)

(شور وغل)

جناب سپیکر! میرے لئے یہ امر باعث اعزاز ہے کہ مجھے آج اس معزز ایوان کے سامنے پنجاب کی جمہوری حکومت کا چوتھا سالانہ بجٹ برائے مالی سال 12-2011 پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ یہ بجٹ پیش کرنے کے لئے میرا انتخاب پاکستان کی اقلیتوں پر مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ 2010 پاکستان کی معیشت کے لئے مجموعی طور پر ایک کٹھن اور صبر آزما سال تھا۔ ابھی ملکی معیشت عالمی کساد بازاری اور مالیاتی بحران کے اثرات سے سنبھلنے کے عمل سے گزر رہی تھی کہ جولائی اور اگست 2010 میں پاکستان کو اپنی تاریخ کے شدید ترین سیلاب کا سامنا کرنا پڑا۔ صوبہ پنجاب کے 11 اضلاع بالخصوص جنوبی پنجاب اس شدید سیلابی ریلے کی زد میں آیا۔ مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں 62 لاکھ افراد متاثر ہوئے جبکہ نقصان کا تخمینہ 2۔ارب 57 کروڑ ڈالر یعنی تقریباً 219۔ارب روپے لگایا گیا۔

جناب سپیکر!

3۔ یہ امر ہم سب کے لئے باعث اطمینان ہے کہ حکومت پنجاب اس مشکل گھڑی میں سیلاب سے متاثرہ عوام کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی رہی۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاوشوں اور پنجاب کی انتظامی ٹیم کی انتھک محنت کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے امتحان کی اس گھڑی میں نہ صرف متاثرین کے ساتھ ان کا دکھ درد بانٹا بلکہ ان کی بحالی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر دیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ریلیف آپریشن کی بذات خود نگرانی کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کی حکومت کی بے مثال مساعی کا ہر سطح پر اعتراف کیا گیا اور مقتدر عالمی پریس نے انہیں دوسرے صوبوں کے لئے قابل تقلید قرار دیا۔ سیلاب میں گھرے ہوئے افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچانا اور ان کو فوری ریلیف دینا حکومت پنجاب کی اولین ترجیح تھی۔ اس مقصد کے لئے متاثرہ علاقوں میں ریلیف کیمپ قائم کئے گئے جہاں لاکھوں بے آسرا اور بے یار و مددگار افراد کو قیام و طعام اور علاج معالجہ کی بہترین سہولیات فراہم کی گئیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں وبائی امراض کی روک تھام کے لئے ہنگامی بنیادوں پر ضروری ادویات اور ڈاکٹرز کا انتظام کیا گیا۔ علاوہ ازیں

متاثرہ علاقوں میں خوراک اور خیموں کی ترسیل کا بھی خصوصی انتظام کیا گیا اور متاثرین سیلاب کے لئے سپیشل رمضان اور عید پیکیج کا بندوبست بھی کیا گیا۔

جناب سپیکر!

4۔ فوری ریلیف کے بعد متاثرین سیلاب کی آبادکاری کے لئے حکومت پنجاب نے جامع اقدامات کئے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی اپیل پر صاحب ثروت افراد، تارکین وطن اور عوام نے Chief Minister's Relief Fund for Tameer-e-Pakistan میں دل کھول کر عطیات دیئے۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ایک مختصر مدت میں ایک ارب 55 کروڑ روپے کی خطیر رقم کا جمع ہونا وزیراعلیٰ پنجاب کی قیادت پر عوام کے اعتماد کا اظہار ہے۔

جناب سپیکر!

5۔ سیلاب سے متاثرہ بے گھر افراد کی بحالی حکومت پنجاب کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج تھی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حکومت پنجاب عوام کی توقعات پر پورا اتری۔ بے گھر افراد کے لئے حکومت پنجاب نے 89 ماڈل villages کی تعمیر کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا۔ ان میں سے 22 ماڈل villages چیف منسٹر ریلیف فنڈ سے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ 67 ماڈل villages ملکی و غیر ملکی مخیر حضرات و اداروں کے مالی تعاون سے بنائے جا رہے ہیں۔ ان 67 ماڈل villages میں سے 15 میں تمام اضافی سہولیات زندگی کی فراہمی حکومت پنجاب نے اپنے ذمہ لی ہے جبکہ 17 دیہات کے لئے حکومت پنجاب نے سرکاری زمین فراہم کی۔

جناب سپیکر!

6۔ میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان تمام ماڈل villages میں ہر قسم کی بنیادی سہولیات زندگی یعنی واٹر سپلائی، سیوریج سسٹم کی فراہمی اور ڈسپنسری، سکول اور فنی تعلیمی اداروں کا قیام یقینی بنایا جا رہا ہے تاکہ سیلاب سے متاثرہ بے گھر افراد ان ماڈل villages میں اپنی زندگی کا ایک بہتر انداز میں از سر نو آغاز کر سکیں۔

جناب سپیکر!

7۔ سیلاب سے متاثرہ افراد کی فوری مالی اعانت کے لئے ایک شفاف بنکاری نظام کے تحت 6 لاکھ 8 ہزار 252 متاثرہ خاندانوں میں وطن کارڈز کے ذریعے 20 ہزار روپے فی خاندان کے حساب سے 12۔ارب روپے کی خطیر رقم تقسیم کی گئی۔

جناب سپیکر!

8۔ سیلاب سے متاثرہ انفراسٹرکچر کی فوری بحالی حکومت پنجاب کی اولین ترجیح تھی۔ مالی سال 2010-11 میں شاہرات کی بحالی کے لئے حکومت پنجاب نے ایک ارب 20 کروڑ روپے کی اضافی رقم مہیا کی تاکہ متاثرہ علاقوں سے فوری زمینی رابطہ بحال کیا جا سکے۔ Irrigation infrastructure کو پہنچنے والے نقصان کی فوری بحالی اشد ضروری تھی تاکہ مستقبل کے ممکنہ سیلابی خطروں سے بچا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے رواں مالی سال 2010-11 میں شعبہ آبپاشی کے لئے 2۔ارب 75 کروڑ روپے کی اضافی رقم مہیا کی۔ زراعت کے شعبہ کی فوری بحالی کے لئے متاثرہ کاشت کاروں میں 2۔ارب 66 کروڑ روپے کی لاگت سے مفت کھاد اور بیج تقسیم کئے گئے۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ سیلاب سے متاثرہ عوام کی مکمل بحالی تک حکومت پنجاب سرگرم عمل رہے گی۔

جناب سپیکر!

9۔ پنجاب میں ہونے والی شدید تباہی کے باوجود ہماری قیادت نے اس مشکل گھڑی میں دوسرے صوبوں کے متاثرین سیلاب کو بھی فراموش نہیں کیا۔ پنجاب نے ہمیشہ کی طرح بڑے بھائی کا کردار ادا کرتے ہوئے دوسرے صوبوں میں رہنے والے اپنے تمام متاثرہ بھائیوں کے زخموں پر بھی مرہم رکھا۔ اس دوران حکومت پنجاب تمام صوبائی حکومتوں سے مسلسل رابطہ میں رہی اور ان کی ضروریات کے پیش نظر ریلیف کا سامان مہیا کرنے کے لئے جامع انتظامات کئے۔ اس سلسلے میں دوسرے صوبوں کے متاثرین سیلاب کو تقریباً 94 کروڑ روپے مالیت کا سامان بھیجا گیا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ پنجاب نے دوسرے صوبوں کے عوام کے ساتھ اس مشکل گھڑی میں یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جس جذبہ ایثار کا اظہار کیا ہے اس کا تذکرہ پاکستان میں قومی یکجہتی اور اتحاد کے لئے کی جانے والی کوششوں کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

10۔ سیلاب کے نتیجہ میں ہونے والی تباہ کاریوں اور حکومتی اقدامات کے اس مختصر جائزے کے بعد میں اس معزز ایوان کے سامنے چیدہ چیدہ حکومتی پالیسیوں اور میزانیہ کے خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

11۔ ہمارے لئے یہ بات باعث افتخار ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے بیرونی امداد پر انحصار نہ کرنے اور کشکول توڑنے کا جرأت مندانہ فیصلہ کیا ہے۔اس فیصلے کے مطابق وزیراعلیٰ پنجاب نے پاکستان کی خود مختاری، حمیت اور آزادی کے منافی امداد کو قبول نہ کرنے کا تاریخ ساز اعلان کیا جس کی ملک بھر میں غیر معمولی پذیرائی کی گئی۔ کون نہیں جانتا کہ اغیار سے ملنے والی ہر وہ امداد جس کے ساتھ ہماری قومی عزت اور وقار کے منافی شرطیں وابستہ ہوں، پاکستان کی خود مختاری اور آزادی کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔زندہ اور باوقار قومیں ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دیتی ہیں۔ ہم جب تک مانگے تانگے کے وسائل کے سہارے زندگی بسر کرتے رہیں گے اس وقت تک اغیار کے سامنے اپنی عزت اور خود مختاری کا سودا کرنے پر مجبور رہیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "پنجاب حکومت زندہ باد" کی نعرہ بازی)

میں سمجھتا ہوں کہ معاشی آزادی کے بغیر سیاسی آزادی کا تصور مکمل نہیں ہو سکتا اور میرے نزدیک وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی یہ بات اس ضمن میں قول وفعل کا درجہ رکھتی ہے کہ آج کی دنیا میں یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم اغیار کے ڈالر تو اپنی جیبوں میں ڈال لیں اور احکامات والا لفافہ انہیں واپس کر دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

12۔ حکومت پنجاب کو برسوں پرانی اس روش کو بدلنے سے پیش آنے والے مسائل کا بخوبی ادراک ہے چنانچہ ہم نے کفایت شعاری، غیر ضروری اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور مالیاتی نظم ونسق کو بہتر بنا کر صوبے کی معیشت کو خود انحصاری کی منزل سے روشناس کرانے کا راستہ اپنایا ہے تاکہ ہم پاکستان کو حقیقی معنوں میں قائداعظم اور اقبال کا پاکستان بنا سکیں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم صوبے میں گزشتہ دو برس کے دوران جاری غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرنے کے پروگرام پر آئندہ برسوں میں زیادہ مؤثر انداز میں عملدرآمد کریں گے۔

جناب سپیکر!

13۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو Austerity and Economy Measures کے تحت لئے گئے اقدامات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:

- وزیراعلیٰ پنجاب نے سادگی اور بچت کے لئے کئے جانے والے اقدامات کا اپنے سیکرٹریٹ سے آغاز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ آئندہ مالی سال میں ایوان وزیراعلیٰ کے لئے رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینے کے مقابلہ میں تقریباً ایک چوتھائی کم رقم رکھی جارہی ہے۔
- وزیراعلیٰ پنجاب کی سادگی اور کفایت شعاری کی مہم میں ان کا ساتھ دینے کے لئے صوبائی کابینہ کے تمام وزراء نے رواں مالی سال میں اپنے ماہانہ مشاہرے میں 25 فیصد رضاکارانہ طور پر جو کمی کی ہے وہ آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھی جائے گی۔
- آئندہ مالی سال میں بھی اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ میں سے فرنیچر، مشینری، durables اور گاڑیوں کی خرید پر غیر ضروری اخراجات نہ کئے جائیں۔ ان تمام اخراجات کے لئے، اس مقصد کے لئے قائم کی گئی Austerity Committee کی منظوری لازمی قرار دی جاچکی ہے۔
- اسی طرح حکومت پنجاب نے مختلف پراجیکٹس اور کمپنیوں میں تعینات سرکاری ملازمین کو دیئے گئے خصوصی مشاہرے اور مراعات فی الفور ختم کرنے کے احکامات جاری کردیئے ہیں۔
- ہماری حکومت نے آئندہ بجٹ میں سرکاری افسروں کے لئے ہر طرح کی رہائش گاہوں اور دفاتر کی تعمیر یا تزئین وآرائش پر پابندی عائد کردی ہے تاہم عدلیہ، تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، پولیس سٹیشنوں اور جیل خانہ جات کی عمارات اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گی۔
- بچت اور کفایت شعاری کے ان اقدامات کے تحت حکومت پنجاب کے ساتھ محکموں کو یا تو ختم کر دیا گیا ہے یا وہ دوسرے محکموں میں ضم کردیئے گئے ہیں۔
- پبلک سیکٹر میں صرف ہونے والے قومی وسائل سے بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے تمام سرکاری اداروں کا فوری طور پر performance audit کروانے کا حکم دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

14۔ صوبے کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کا کوئی پروگرام مالیاتی وسائل اور ذرائع آمدن میں اضافے کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ بے پناہ مالی دباؤ کے باوجود ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان مطلوبہ وسائل کے حصول کے لئے ہم غریب اور متوسط طبقے پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس عائد نہیں کریں گے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ چیلنج اور آزمائش کی اس گھڑی میں اس طبقے کو آگے بڑھ کر ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کرنا چاہئے جسے قدرت نے اپنی مہربانیوں سے غیر معمولی طور پر نوازا ہے۔ ہم نے آئندہ مالی سال میں صوبے کے ترقیاتی پروگراموں اور غریب عوام کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کے منصوبوں کے لئے وسائل کی فراہمی کی غرض سے

ان مظاہر پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے جو پُر تعیش طرز زندگی کا خاصا سمجھے جاتے ہیں۔چنانچہ آئندہ بجٹ میں بڑے فارم ہاؤسز، سوئمنگ پولز اور elite clubs کی ممبر شپ اور سروسز پر ٹیکس /cess لگانے کی تجاویز ہیں۔دوسری صوبائی حکومتوں کی مشاورت کے بعد لگژری گاڑیوں پر ٹیکس کو دوبارہ نافذ کرنے پر بھی غور کیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ متوسط طبقے کے زیر استعمال 1000 سی سی تک کی گاڑیوں کے علاوہ درمیانی اور بڑی نجی گاڑیوں پر بتدریج ٹوکن ٹیکس میں اضافہ کیا جائے گا۔GST on Services جو کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کو تفویض کر دیا گیا ہے کو وقتی طور پر FBR کے ذریعے ہی وصول کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔تاہم آئندہ مالی سال میں صوبہ پنجاب میں تمام محصولات کی وصولی کے لئے پنجاب ریونیو اتھارٹی کے قیام کی تجویز ہے۔حکومت پنجاب مالی سال 13-2012 سے صوبے

میں پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی کے لئے self assessment سکیم متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال کے دوران منصوبہ بندی مکمل کر لی جائے گی۔ رواں مالی سال کے دوران ٹیکس دہندگان کی آسانی کے لئے جدید طرز پر سروس سنٹرز کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔میں یہاں یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پُر تعیش طرزِ زندگی پر عائد کئے جانے والے یہ محصولات خود انحصاری کی منزل کی طرف ہمارے سفر کے پہلے قدم کی حیثیت رکھتے ہیں۔یہ وہ منزل ہے جس کا پاکستان کے عوام کو 63 برس سے انتظار ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

15۔ خود انحصاری کی طرف اس سفر کے حوالے سے میں معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم نکتہ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ رواں مالی سال میں وفاق کی طرف سے منتقل کردہ وزارتوں کے اضافی بوجھ، صحت اور تعلیم کے شعبہ میں 10 ہزار نئی اسامیوں، 5۔ارب 20 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے ڈاکٹرز کی تنخواہوں میں اضافے، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں مجوزہ اضافے کے باوجود ہماری حکومت نے رواں مالی سال کے مقابلے میں آئندہ مالی سال کے غیر ترقیاتی اخراجات میں صرف 12 فیصد اضافہ کیا ہے جبکہ ترقیاتی اخراجات کی مد میں رواں مالی سال کی نسبت آئندہ مالی سال میں 14 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔یہ

اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ آئندہ مالی سال کا میزانیہ حقیقی معنوں میں ایک عوام دوست اور ترقیاتی بجٹ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

16۔ توانائی کا بحران آج پاکستان کے سنگین ترین مسئلے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ بجلی اور گیس کی فراہمی میں تعطل کے نتیجے میں ہماری صنعتیں مفلوج ہو چکی ہیں اور صنعتوں میں کام کرنے والے مزدوروں اور محنت کشوں کو بے روزگاری اور شدید معاشی مسائل کا سامنا ہے۔ بد قسمتی سے توانائی کے بحران، بجلی اور گیس کی متواتر لوڈشیڈنگ نے باقی صوبوں کی نسبت پنجاب میں صنعتی اور کاروباری سرگرمیوں پر کہیں زیادہ منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔ بجلی اور گیس کی قلت کے سنگین مسئلے اور اس سلسلے میں پنجاب کے ساتھ وفاقی حکومت کے امتیازی سلوک کے پیش نظر، حکومت پنجاب نے توانائی کی پیداوار کے میدان میں سرگرم عمل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے صوبے میں رواں مالی سال میں ایک مکمل اور علیحدہ محکمہ توانائی یعنی انرجی ڈیپارٹمنٹ قائم کیا جا چکا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی مساعی کے نتیجے میں حال ہی میں منعقدہ مئی 2011 کے کونسل آف کامن انٹرسٹ کے اجلاس میں صوبوں کو بجلی پیدا کرنے کے حوالے سے مزید اختیارات حاصل ہو چکے ہیں۔ حکومت پنجاب نے صوبے کے عوام کو لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات دلانے کے لئے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے کوئی وقت ضائع کئے بغیر مختلف ذرائع سے بجلی کی پیداوار کے لئے جامع اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیراعلیٰ کے حالیہ دورہ چین کے دوران تونسہ بیراج پر 120 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے عظیم منصوبے کا معاہدہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آئندہ مالی سال 12-2011 کے بجٹ میں توانائی کے منصوبوں کے لئے 9۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال کے دوران نجی شعبے کے اشتراک سے کم از کم 500 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ دیہی معیشت پر توانائی کے بحران کے اثرات کو کم کرنے کی غرض سے شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے ایک ارب 36 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

17۔ اٹھارہویں آئینی ترمیم سے صوبے کی انتظامی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوا ہے۔ حکومت پنجاب اپنی نئی آئینی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس سلسلے میں تمام ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں جن میں نئے قوانین کی تیاری اور نئی ذمہ داریوں کے لئے محکموں کو اضافی وسائل کی فراہمی اہم ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ابھی تک وفاق سے کل 18 وزارتوں میں سے صرف 10 کو صوبے کے حوالہ کیا گیا ہے۔ میں یہاں پر یہ امر بھی معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ واضح آئینی تصریحات کے باوجود وفاقی حکومت Workers Welfare Fund اور Employees Old Age Benefit Institution کو صوبوں کے سپرد کرنے میں تامل کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

18۔ آپ کو یاد ہوگا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے وزارت اعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد اپنی حکومت کی ترجیحات کا ذکر کیا تھا۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے ان ترجیحات کی روشنی میں حکومتی پالیسیوں، کارکردگی اور مستقبل کی منصوبہ بندی کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

19۔ رواں مالی سال کے دوران حکومت پنجاب نے غریب اور متوسط طبقہ کی امداد کے لئے مختلف سکیموں پر 21۔ارب روپے کی خطیر رقم صرف کی ہے۔ مالی سال 12-2011 کے بجٹ میں ان pro-poor سکیموں کی مد میں دی جانے والی رقم 9۔ارب روپے کے اضافے کے ساتھ 30۔ارب روپے کرنے کی تجویز ہے۔ ان سکیموں کے تحت عام آدمی کی سہولت کے لئے آٹے کی قیمت کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کی غرض سے آئندہ مالی سال میں 13۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک کے دوران عوام کو اشیائے خورد و نوش فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں 4۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ رواں مالی سال میں کرسمس کے موقع پر مسیحی بھائیوں کی سہولت کے لئے کرسمس بازاروں میں 20 کلو گرام آٹے کا تھیلا 400 روپے میں فراہم کیا گیا۔ آئندہ مالی سال میں بھی کرسمس کے موقع پر حکومت پنجاب اسی نوعیت کے انتظامات کرنے کا عزم

رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں عوام کو پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

20۔ حکومت پنجاب نے روزمرہ استعمال کی اشیاء سستے داموں عوام تک پہنچانے کے لئے رواں مالی سال میں پنجاب کے پانچ اضلاع (لاہور، راولپنڈی، گوجرانوالہ، بہاولپور اور ساہیوال) میں سستے ماڈل بازاروں کا انتظام کیا ہے۔ جہاں کسان براہ راست اپنی اشیاء فروخت کر سکیں گے اور مڈل مین کی ناجائز منافع خوری کی روک تھام ممکن ہو سکے گی۔ حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں اس مقصد کے لئے 20 کروڑ 93 لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ ان ماڈل بازاروں کی افادیت کے پیش نظر حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں اس کا دائرہ کار وسیع کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

21۔ یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ صوبے کی معیشت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے میں برآمدات اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ پاکستانی پھل اور سبزیاں اپنے اعلیٰ معیار کے باوجود بین الاقوامی قانونی تقاضوں پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے عالمی منڈیوں میں فروخت نہیں ہو پاتیں۔ حکومت پنجاب نے ان منڈیوں کے تقاضوں کے مطابق سبزیوں اور پھلوں کی supply chain کو بہتر بنانے کے لئے 2۔ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ امید ہے کہ اس منصوبہ کی بدولت صوبے سے پھلوں اور سبزیوں کی سالانہ برآمد میں کئی گنا اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر!

22۔ پاکستان کی تاریخ سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں کی طرف سے غریب عوام کو زندگی کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے دعوؤں اور وعدوں سے بھری پڑی ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے روٹی، کپڑا اور مکان کو آج تک سیاسی نعرے کے طور پر استعمال نہیں کیا لیکن مسلم لیگ (ن) کی قیادت اور اس کی حکومت کو ان بے وسیلہ عوام کے دکھوں اور محرومیوں کا بخوبی اندازہ ہے جن کو اپنے سروں پر ایک چھت بھی میسر نہیں ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کی تاریخ کے مختلف ادوار میں ایسے تمام منصوبوں اور پروگراموں کا مقصد ان مراعات یافتہ طبقوں کو فائدہ پہنچانا تھا جن کی چوکھٹ پر زندگی کی نعمتیں اور آسائشیں پہلے سے سلام کرتی نظر آتی

ہیں۔آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت عوام کو اپنے گھروں کی فراہمی معاشرے کے کم وسیلہ افراد کے ساتھ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے عہد وفا کی عکاس ہے۔آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت ابتدائی طور پر صوبے کے پانچ اضلاع میں کم لاگت والے معیاری گھروں کی تعمیر کے منصوبوں پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔اس سکیم کے تحت جہاں حکومت پنجاب نے غریب اور متوسط طبقے کے عوام کی زندگی میں آسانی پیدا کرنے کی نئی رسم ڈالی ہے وہاں ایک شفاف نظام کے ذریعے اقرباء پروری، سفارش اور دھونس دھاندلی کی اس روایت کا خاتمہ کیا ہے جو آج تک ایسی سرکاری سکیموں کا لازمی جز سمجھی جاتی تھی۔اس سکیم کے تحت گھروں کی الاٹمنٹ کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ یہ گھر صرف ان لوگوں کو ملیں جو ان کے 100 فیصد حقدار ہیں۔ چنانچہ گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے Live کیمرے کے سامنے کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے بعد درخواست گزاروں کے استحقاق کی مکمل چھان بین کی جاتی ہے۔آشیانہ سکیم میں 10 فیصد گھر یتیموں، بیوگان اور شہداء کے ورثاء کے لئے رکھے گئے ہیں اور یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان 10 فیصد گھروں کی واجب الادا پہلی قسط جو کہ کل رقم کا 25 فیصد ہے حکومت پنجاب خود ادا کرے گی۔

جناب سپیکر!

23۔ ماہرین کی متفقہ رائے ہے کہ تعمیرات کے شعبے میں توسیع وترقی کم از کم 35 قسم کے مختلف صنعتی اور معاشی شعبوں میں ترقی اور فروغ کا باعث بنتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم نہ صرف بے گھر لوگوں کو چھت مہیا کرنے کا باعث بنے گی بلکہ اس کے ذریعے صوبے میں روزگار کے ان گنت مواقع بھی پیدا ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

24۔ بے روزگاری ہمارے معاشرے کے سنگین مسائل میں سے ایک ہے۔ روزگار کے مواقع میں بڑھتی ہوئی کمی اور مہنگائی میں اضافے نے ہمارے عوام کو شدید مسائل سے دوچار کر رکھا ہے۔اس مسئلے سے ہمارا نوجوان طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے اور ہمارے نوجوانوں میں مایوسی اور بے یقینی کے رجحانات خطرناک شکل اختیار کرتے جارہے ہیں۔ ہمیں اس امر کا مکمل ادراک ہے کہ پاکستان کی آبادی کا 60 فیصد حصہ 25 سال سے کم عمر کے نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے نزدیک یہ صورتحال ایک اہم اور سنگین قومی مسئلے کی حیثیت

رکھتی ہے چنانچہ ہم نے اس مسئلہ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک مؤثر، جامع اور نتیجہ خیز لائحہ عمل تشکیل دیا ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ہماری یونیورسٹیاں اور تعلیمی ادارے ہر سال ملک میں پڑھے لکھے بے روزگاروں کی تعداد میں اضافہ کرنے والے اداروں کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور دوسری طرف سرکاری اور نجی شعبوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی مطلوبہ استعداد بھی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ ہم نے تعلیم یافتہ اور ہنر مند نوجوانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے اور معاشرے کے کارآمد افراد بننے کے مواقع فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت آئندہ بجٹ میں نوجوانوں کو جن کے ساتھ پاکستان کے مستقبل کی امیدیں وابستہ ہیں، خود روزگار (self employment) کے ذریعے اپنی زندگیاں بنانے کے لئے اربوں روپے مختص کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

25۔ مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے vision کے مطابق ان اربوں روپے کی مالیت سے "پنجاب روزگار سکیم" کے نام سے ایک جامع سکیم تشکیل دی گئی ہے۔ صوبے میں لاکھوں تعلیم یافتہ اور ہنر مند افراد کو باوقار روزگار فراہم کرنے کا یہ پروگرام تین حصوں پر مشتمل ہوگا:

(i) پروگرام کے تحت صوبے کے پڑھے لکھے بے روزگار افراد کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے آسان شرائط پر 20ہزار Yellow Cabs مہیا کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 4۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ یہ Yellow Cabs پورے پنجاب میں ڈویژنل سطح پر آبادی کے تناسب کے مطابق مہیا کی جائیں گی تاہم جنوبی پنجاب جو کہ پنجاب کی آبادی کا 31 فیصد ہے کو اس سکیم کے تحت خصوصی ترجیح دی جائے گی اور جنوبی پنجاب کے اضلاع میں فراہم کی جانے والی گاڑیوں کی تعداد کا 40 فیصد ہوگی۔ اس سکیم میں صرف پاکستان میں تیار کی جانے والی CC-800 تک والی بولان اور مہران گاڑیوں کو شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ سکیم ملکی صنعتی پیداوار کو بڑھانے میں بھی مددگار ہوگی۔

(ii) اس سمت میں ایک اور مثبت قدم کے طور پر زرعی اور ویٹرنری گریجویٹس کو ساڑھے بارہ سے 25 ایکڑ فی کس کے حساب سے سرکاری زمین 15 سال کی lease پر دی جا رہی ہے اس زمین پر ماڈل زرعی فارم بنانے کے لئے 9 لاکھ روپے فی زرعی گریجویٹ کو قرضہ فراہم کئے جانے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ رواں مالی سال میں اس سکیم کے تحت 2000 امیدواروں کو

الاٹمنٹ مکمل ہو چکی ہے اور آئندہ مالی سال 12-2011 میں 3000زرعی اور ویٹرنری گریجویٹس کو اس سکیم کے تحت زرعی اراضی الاٹ کی جائے گی۔

(iii) روزگار کی فراہمی کے عمل میں گھریلو صنعتوں اور چھوٹے پیمانے کے کاروبار کا قیام اور فروغ اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ روزگار کے ان مواقع سے غربت کے خاتمہ میں بھی مدد ملتی ہے تاہم اس ضمن میں سب سے بڑی رکاوٹ آسان اور مناسب شرائط پر سرمائے کے حصول میں دشواری ہے۔ حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں ایک لاکھ تعلیم یافتہ اور ہنر مند افراد کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنانے کے لئے 20ہزار روپے فی کس بلا سود قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

26۔ ہم نوجوانوں کو ماہانہ سرکاری وظیفوں کا خوگر بنانے کی بجائے انہیں باعزت روزگار کے مستقل مواقع فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم انہیں قدیم محاورے کے مطابق ایک مرتبہ مچھلی فراہم کرنے کی بجائے ایسا ساز و سامان مہیا کریں جو مچھلی پکڑنے کے لئے ہمیشہ ان کا مددگار ثابت ہو سکے۔ مجھے یقین ہے کہ میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے vision کے مطابق تشکیل دیا گیا خود روزگاری کا یہ پروگرام تعلیم یافتہ ہنر مند نوجوانوں کے خوابوں کی تعبیر ثابت ہو گا۔ میں یہاں یہ وضاحت بھی کرتا چلوں کہ ہمارے دوسرے ترقیاتی اور فلاحی منصوبوں کی طرح نوجوانوں کے لئے روزگار کی فراہمی کے اس سہ جہتی پروگرام میں بھی خواتین کے لئے یکساں مواقع موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر!

27۔ میں یہاں گزشتہ دور حکومت کے دوران صوبے کے کم وسیلہ عوام خصوصاً دیہات میں بسنے والی آبادی کے ساتھ روا رکھی گئی ناانصافیوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ تاہم اس ایوان کے علم میں یہ تلخ حقیقت لانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں 2003 کے بعد عارضی کاشت سکیم کے تحت الاٹیوں کو توسیع کی سہولت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ یہ غریب کاشتکار اپنی اراضی کی الاٹمنٹ میں توسیع کے لئے، جو ان کے جسم و جاں کا رشتہ برقرار رکھنے کا واحد ذریعہ ہے، دربدر پھرنے اور سرکاری دفتروں کے چکر لگانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ حکومت پنجاب نے اس سکیم میں 2010 سے 2012 تک توسیع کر دی ہے اور ان کو مالکانہ حقوق بھی

دیئے جارہے ہیں۔اس سکیم سے 18ہزار سے زائد بے زمین کاشتکار اور چھوٹے زمیندار فائدہ اٹھائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

28۔ حکومت پنجاب نے رواں مالی سال 11-2010 میں ممنوعہ زون اور چراگاہ میں دو سالہ عارضی کاشت سکیم متعارف کرائی ہے جس میں الاٹمنٹ کی حتمی تاریخ 11-07-20 ہے۔اس سکیم کے تحت پانچ ہزار کاشتکاروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ تک الاٹمنٹ کر دی گئی ہے۔یہ سکیم آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھے جانے کی تجویز ہے۔اسی طرح پانچ سالہ عارضی کاشت سکیم جس میں ساڑھے بارہ ایکڑ تک سرکاری اراضی، جو ممنوعہ زون اور چراگاہ سے باہر ہے، مقامی بے زمین اور چار ایکڑ سے کم زمین کے مالکان کو الاٹ کی جارہی ہے۔اس سکیم سے مزید 6000 خاندان فائدہ اٹھائیں گے۔

جناب سپیکر!

29۔ جناح آبادی سکیم پہلی مرتبہ میاں محمد نواز شریف نے اپنی وزارت اعلیٰ کے پہلے دور میں پنجاب میں متعارف کروائی۔گزشتہ دس سالہ آمریت کے تاریک دور میں اس سکیم کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔چنانچہ میاں محمد نواز شریف کی ہدایت پر سال 2009 میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے جناح آبادی سکیم کو پھر بحال کیا، جناح آبادی سکیم کے تحت بے گھر، بے زمین اور چھ ہزار روپے تک ماہانہ آمدنی رکھنے والے غریب لوگوں کو پانچ مرلہ پلاٹ مفت فراہم کئے جارہے ہیں۔فیز۔I میں اب تک 50 ہزار خاندانوں کو شفاف قرعہ اندازی کے ذریعے مفت الاٹمنٹ کی جاچکی ہے۔پنجاب کے دیہاتوں اور مواضعات کا سروے کیا جارہا ہے تاکہ جہاں کہیں بھی مناسب سرکاری اراضی دستیاب ہو اسے فیز۔II میں الاٹ کر دیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

30۔ ہماری حکومت نے وزیر اعلیٰ کی خصوصی ہدایت پر سرکاری اراضی پر قابض افراد اور قبضہ گروپوں کے خلاف ایک بھرپور مہم کا آغاز کیا جس کے نتیجہ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق اب تک 20۔ارب روپے مالیت کی قیمتی سرکاری اراضی واگزار کرالی گئی ہے۔پنجاب کی تاریخ میں اس سطح پر سرکاری زمینوں کو واگزار کرانے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر!

31۔ لوگوں کے جان و مال کے تحفظ اور صوبہ میں امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے ہماری حکومت نے پولیس فورس کو جدید خطوط پر مسلح اور منظم کرنے کے متواتر اقدامات کئے ہیں۔ رواں مالی سال میں پولیس کے لئے مختص کردہ فنڈز 49۔ارب 20 کروڑ روپے کے تھے انہیں بڑھا کر اگلے مالی سال میں 52۔ارب 11 کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے۔ دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں Counter Department Terrorism بھی قائم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر!

32۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اس حقیقت کو تسلیم کر لیں کہ پاکستان میں اعلیٰ اور معیاری تعلیم پر ایک عام اور غریب آدمی کے بچوں کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کسی صاحب ثروت فرد کی اولاد کا۔ ہمارا یہ عزم ہے کہ پنجاب میں بسنے والا کوئی باصلاحیت اور ہونہار طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ ہم نے حکومت کی ذمہ داری ملنے کے فوراً بعد اس مقصد کے لئے پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فنڈ میں اب تک 6۔ارب روپے کی خطیر رقم فراہم کی جا چکی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس فنڈ کے لئے مزید 2۔ارب روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ اس سہولت سے صوبہ بھر کے ساڑھے 16 ہزار سے زیادہ مستحق اور ہونہار طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں یہ تعداد بڑھ کر 24 ہزار سے زائد ہو جائے گی۔ ان میں سے بہت سارے طلباء FAST, LUMS اور NUST جیسے اداروں میں بھی حکومت کے اخراجات پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان طالب علموں میں پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں کے طلبہ بھی شامل ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

33۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جدید اور معیاری تعلیم پر اس ملک کے محروم معیشت عوام، غریب کسانوں اور مظلوم محنت کشوں کے بچوں کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا پاکستان کے وسائل پر ناز و نعمت کی زندگی گزارنے والی اشرافیہ کا۔ آئیے آج اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اس سوال کا جواب دیں کہ کیا یہ اس خدائے بزرگ و برتر کا فیصلہ ہے جسے ہم قادر و عادل کہتے ہیں کہ

Aitchison College اور اس جیسے دوسرے تعلیمی اداروں کی بلند و بالا عمارات کی تعمیر میں اپنا خون جگر صرف کرنے والے مزدور کا بچہ ان عالیشان اداروں میں قدم رکھنے کا خواب بھی نہ دیکھ سکے؟ نہیں، یقیناً نہیں۔ ہماری حکومت نے غریب مگر ہونہار طلباء کو اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے دانش سکولوں کو قائم کر کے اس سوال کا عملی جواب دے دیا ہے۔ حکومت پندرہ اضلاع میں دانش سکولوں کے قیام کا منصوبہ رکھتی ہے اور اب تک تین اضلاع میں چھ دانش سکولز قائم کئے جا چکے ہیں۔ اگلے مالی سال میں مزید آٹھ دانش سکولز قائم کئے جائیں گے۔ یہ تمام دانش سکولز صوبے کے پسماندہ علاقوں میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

34۔ ابھی میں نے Punjab Educational Endowment Fund کا ذکر کیا ہے۔ اب میں آپ کی خدمت میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ذکر بھی کرتا ہوں جس کے لئے 6۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔اس رقم سے پرائیویٹ سیکٹر کو تعلیم کے میدان میں حکومت کے شانہ بشانہ معیاری خدمات سرانجام دینے میں معاونت کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مالی تعاون سے اس وقت صوبے کے ہزاروں پرائیویٹ سکولوں میں 11لاکھ سے زیادہ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

35۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر آئندہ مالی سال میں سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو تعلیم تک رسائی مہیا کی جائے گی یعنی 100 فیصد enrollment اور 100 فیصد Retention یقینی بنائی جائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

36۔ تعلیمی میدان میں position holders کی صلاحیتوں کے اعتراف اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے صوبے میں پہلی مرتبہ ایسے ہونہار طالب علموں کو نقد انعامات دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے سرکاری سکولوں کے طلباء میں پہلے کی طرح آئندہ مالی سال کے دوران

بھی گرانقدر نقدانعامات کی تقسیم کے سلسلے کو جاری رکھا جائے گا۔ مختلف امتحانات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طالب علموں کی نقد انعام سے حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ انہیں دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کے تعلیمی اور مطالعاتی دورے بھی کروائے جارہے ہیں۔آئندہ مالی سال کے دوران بھی ایسے دوروں کا انتظام کیا جائے گا۔ میں یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتاہوں کہ پنجاب کابینہ کے تمام وزراء اور ممبران اسمبلی جو سرکاری وفود میں شامل ہوتے ہیں وہ ان سرکاری غیر ملکی دوروں کے سفر کے اخراجات اپنی گرہ سے ادا کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

37۔ تعلیم کے فروغ میں نجی شعبے کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم ان میں سے کچھ ادارے اس مقدس پیشے کے تقاضوں کو بطریق احسن ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں۔اس ضمن میں یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ اس شعبے کی بہتر کارکردگی کو یقینی بنانے کے لئے ضروری قوانین یا کسی مشاورتی ادارے کی عدم موجودگی تعلیم کے نجی نظام میں موجود نقائص کی ایک اہم وجہ ہے۔ حکومت کو اس ضمن میں عوام کی مسلسل اور بڑھتی ہوئی شکایات اور مسائل کا بخوبی احساس ہے۔چنانچہ حکومت ان مسائل پر غور وخوض کے لئے ماہرین تعلیم، پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے نمائندوں، دانشوروں، صحافیوں اور سول سوسائٹی کی مشاروت سے تعلیمی کونسل قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔یہ تعلیمی کونسل دیگر تعلیمی مسائل کے علاوہ نجی شعبہ میں فیسوں میں یکطرفہ اضافے، اساتذہ کے کم سے کم معیار اور ان تعلیمی اداروں میں ضروری سہولتوں کی موجودگی جیسے امور پر اپنی سفارشات مرتب کرے گی۔ نیز یہ کونسل ایسے اقدامات بھی تجویز کرے گی جن کے تحت اعلیٰ ترین تعلیمی اداروں سمیت ہر نجی تعلیمی ادارہ غریب اور بے وسیلہ طلباء کی ایک متعینہ تعداد کے تعلیمی اخراجات اپنے ذمہ لے کر معاشرے کی طرف سے عائد ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

38۔ تعلیم کی طرح صحت بھی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

- صوبے کے سرکاری ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہے اور اس کے لئے آئندہ مالی سال میں 5۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

- رواں مالی سال سے مفت Dialysis کی سہولت کا دائرہ کار صوبے بھر میں پھیلا دیا گیا ہے اور آئندہ مالی سال میں بھی اس مقصد کے لئے 30 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- آئندہ برس ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے لئے 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- رواں مالی سال میں صحت عامہ کی سہولتوں کو وسعت دینے کے لئے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں جدید ترین موبائل ہسپتالوں کو متعارف کروایا گیا۔ رواں مالی سال میں جنوبی پنجاب میں چھ موبائل ہسپتال آپریشنل ہوئے اور آئندہ مالی سال کے دوران پچاس موبائل ہسپتال اپنا کام شروع کر دیں گے۔ ہر موبائل ہسپتال سے اوسطاً 300 سے 400 مریض ہر روز علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

39۔ میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ ہماری حکومت نے رواں مالی سال میں صرف چار ماہ کی قلیل مدت میں 9 لاکھ ٹن گندم برآمد کی۔ ایک طرف حکومت نے اس برآمد سے پاکستان کے لئے وسیع زر مبادلہ کمایا تو دوسری طرف سرکاری گندم کی بروقت فروخت نے ہماری گندم ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

40۔ سستے اور فوری انصاف کی فراہمی اس حکومت کا نصب العین ہے۔ حکومت پنجاب صوبے میں آزاد اور خود مختار عدلیہ کے استحکام کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے عزم کا اعادہ کرتی ہے۔ حکومت پنجاب عرصہ ہائے دراز سے التواء کا شکار مقدمات کے جلد از جلد فیصلوں کو ممکن بنانے کے لئے ضروری اقدامات کی غرض سے ایک ارب روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں عدالت عالیہ سے مشاورت کے بعد مزید ججوں کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

41۔ اب میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مالی سال 12-2011 میں general revenue receipts کا تخمینہ 654۔ارب 67 کروڑ روپے ہے۔ اس میں NFC ایوارڈ کے تحت divisible pool سے حاصل ہونے والی آمدنی کا تخمینہ 530۔ارب 80 کروڑ روپے ہے۔ صوبائی ٹیکس ریونیو 88۔ارب 51 کروڑ روپے اور صوبائی نان ٹیکس ریونیو کی مد میں

35۔ارب 65کروڑ روپے موصول ہونے کی امید ہے۔ جو رواں مالی سال کے آمدنی کے تخمینہ سے تقریباً15 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

42۔ مالی سال 12-2011 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 434۔ارب 74کروڑ روپے ہے۔ آئندہ مالی سال 12-2011 کے لئے حکومت پنجاب 220۔ارب روپے کا ایک ریکارڈ ترقیاتی بجٹ پیش کرنے کی تجویز دے رہی ہے جو کہ کل بجٹ کا تقریباً34 فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

43۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام صوبہ کی معاشی ترقی کے لئے حکومتی ترجیحات کا عکاس بھی ہوتا ہے۔ موجودہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام کو سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے مکمل طور پر عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ سیلاب کی تباہ کاریوں اور مالی دشواریوں کے باوجود ہم نے سالانہ ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد پر ممکنہ حد تک کوشش کی۔ وفاق سے وصول ہونے والے محصولات میں کمی، سیلاب سے متاثرہ عوام کو فوری ریلیف مہیا کرنے، بحالی کے اقدامات اور رواں مالی سال میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 50 فیصد اضافے کی وجہ سے حکومت پنجاب کو اپنے محدود مالی وسائل کا ایک بہت بڑا حصہ ان مقاصد کے لئے مختص کرنا پڑا۔ ان عوامل کی بنیاد پر بعض شعبوں میں کچھ ترقیاتی اہداف مکمل طور پر حاصل نہ ہو سکے تاہم حکومت کی یہ بھرپور کوشش رہی کہ وہ سال کے دوران سماجی شعبہ جات میں مقرر کردہ اہداف کو پورا کرے۔ اسی طرح جنوبی پنجاب اور دیگر نسبتاً کم ترقی یافتہ اضلاع مثلاً جھنگ، خوشاب، میانوالی اور بھکر وغیرہ میں خصوصی ترقیاتی پروگرام پر بھی پوری توجہ سے عملدرآمد کیا گیا۔ مختلف شعبوں میں کئی نئے منصوبہ جات شروع کئے گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

44۔ اگلے مالی سال 12-2011 کا ترقیاتی پروگرام بھی حکومت کی ان ترجیحات کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر!

45۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں سماجی شعبہ جات کے لئے 71۔ارب 63کروڑ روپے سے زائد رقوم مہیا کی جارہی ہیں جو کہ موجودہ مالی سال کے ترمیم شدہ بجٹ سے 53فیصد زائد ہے۔

جناب سپیکر!

46۔ تعلیم کے شعبہ کے لے ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 23۔ارب 90کروڑ روپے ہے۔

- اگلے مالی سال میں شعبہ تعلیم میں سائنس لیبارٹریوں کے قیام کے لئے ایک ارب روپے رکھے جا رہے ہیں اور ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے 55کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔
- مالی سال12-2011میں سکولوں کی اپ گریڈیشن وغیرہ کے لئے ایک ارب روپے سے زائد رقم مختص کی گئی ہے۔اس کے علاوہ54کروڑ روپے کی خطیر رقم موجودہ سکولوں کی پرانی عمارتوں کی تعمیر نو کے لئے مختص کی جارہی ہے۔
- اسی طرح2500سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- صوبہ میں نئے کالجز کے قیام اور موجودہ کالجز میں بنیادی ضروری سہولیات کی فراہمی کے لئے ایک ارب بیس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- پنجاب میں نالج سٹی کے قیام کے لئے رکھ ڈیرہ چاہل میں 4۔ارب روپے مالیت کی زمین کی نشاندہی کر لی گئی ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ حکومت کے دور میں اس بیش قیمت اراضی پر اشرافیہ کے لئے رہائش گاہوں کی تعمیر کا فیصلہ کیا جاچکا تھا۔
- امتحانی نتائج میں غیر معمولی کارکردگی دکھانے والے سکول اور کالج اساتذہ کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا اور اس مد میں آئندہ مالی سال میں ایک ارب12کروڑ روپے رکھنے کی تجویز ہے۔
- وہ سپیشل طالب علم جو عام سکولوں میں تعلیم جاری رکھنے کے قابل ہوں گے ان کے لئے انہی سکولوں میں خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔
- رواں مالی سال میں طالب علموں میں ایک ارب80کروڑ روپے کی text booksمفت جاری کی گئیں۔آئندہ مالی سال میں2۔ارب20کروڑ روپے کی text booksمفت تقسیم کی جائیں گی۔

- رواں مالی سال میں پسماندہ اور دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والی میٹرک تک کی طالبات میں ایک ارب روپے کے وظائف تقسیم کئے گئے آئندہ مالی سال میں بھی اس پروگرام کے لئے ایک ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔
- سکول کونسلز کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- حکومت پنجاب نے اعلیٰ تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ہونہار طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے 2۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز دی ہے جس سے ان طالب علموں کو ایک لاکھ Laptops تحفتاً دیئے جائیں گے۔
- حکومت پنجاب نے ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں چار نئے میڈیکل کالجز کی منظوری دے دی ہے۔رواں مالی سال سے ان چاروں میڈیکل کالجز میں کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ آئندہ مالی سال 12-2011 کے ترقیاتی بجٹ میں اس مد میں ایک ارب 90 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- ڈیرہ غازی خان میں اعلیٰ معیار کی حامل غازی یونیورسٹی کے منصوبے کے لئے بھی ضروری فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

47۔ صحت کے لئے آئندہ مالی سال 12-2011 کے ترقیاتی پروگرام میں مجموعی طور پر 16۔ارب 30 کروڑ روپے شعبہ صحت پر خرچ کرنے کی تجویز ہے۔صحت کے شعبہ میں Millennium Development Goals کے حصول کے لئے 8.5۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ صحت کے شعبہ میں چند چیدہ چیدہ منصوبہ جات میں:

- ملتان اور بہاولپور میں کڈنی ہسپتال۔
- فیصل آباد اور راولپنڈی میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیب۔
- بہاولپور میں 410 بستروں پر مشتمل جدید ہسپتال۔
- لاہور، فیصل آباد، ملتان اور رحیم یار خان کے ہسپتالوں میں برن یونٹس کا قیام۔
- ملتان انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے ایمرجنسی وارڈ کی توسیع۔
- ملتان میں 100 بستروں پر مشتمل جدید جنرل ہسپتال اور
- راولپنڈی میں ایک جدید یورالوجی ہسپتال کا قیام بھی شامل ہے۔
- علاوہ ازیں رحیم یار خان میں شیخ زاید میڈیکل کالج کی بلڈنگ اور ہسپتال کی توسیع کے لئے 32 کروڑ روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔

❖ حکومت پنجاب نے صوبے میں ایک انتہائی جدید آرگن ٹرانسپلانٹ ہسپتال قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس ہسپتال کے لئے لاہور شہر کے عین وسط میں سرکاری اراضی کو ناجائز قبضہ سے واگزار کرایا گیا ہے۔واضح رہے کہ اربوں روپے مالیت کی اس اراضی پر انتہائی با اثر افراد کی نظریں تھیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

48۔ حادثات کی صورت میں فوری طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے ریسکیو سروس 1122 کو پنجاب کے تمام اضلاع تک وسعت دی جا چکی ہے۔اب مرحلہ وار اس سروس کو تحصیل ہیڈکوارٹرز کی سطح پر شروع کرنے کا منصوبہ ہے اور آئندہ ریسکیو سروس کے لئے اگلے مالی سال میں 2۔ارب 10 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

49۔ ہماری آبادی کا نصف سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہئے کہ گزشتہ 63 برسوں کے دوران معاشرے کے اس اہم حصے کی فلاح و بہبود، نشو و نما اور ترقی پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا سکی۔حکومت پنجاب نے اس ضمن میں ماضی کی کوتاہیوں کا ازالہ کرنے کا تہیہ کیا ہے۔یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی معاشرہ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔خواتین کی ترقی کے حوالے سے ترکی اور ملائشیا کی روشن مثالیں ہمارے لئے Role Model کا درجہ رکھتی ہیں۔اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے تقریباً 13۔ارب روپے کے منصوبے مختلف شعبہ جات میں تجویز کئے جا رہے ہیں۔خواتین کو اعلیٰ تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لئے حکومت پنجاب فیصل آباد، سیالکوٹ، ملتان اور بہاولپور میں خواتین کی نئی یونیورسٹیوں کے قیام کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جانے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔اس کے علاوہ ملازمت پیشہ خواتین کے لئے ہاسٹل کی تعمیر اور Gender Reform Action Plan پر عملدرآمد بھی شامل ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

50۔ تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ حکومت کھیلوں کو فروغ دینے پر بھی خصوصی توجہ دے رہی ہے۔اگلے مالی سال میں اس شعبہ کے لئے ایک ارب 60 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔

حکومت پنجاب نجی شعبے کے تعاون سے کھیلوں کی معیاری سہولیات کو پورے پنجاب میں پھیلانے کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔

جناب سپیکر!

51۔ قیام پاکستان سے لے کر استحکام پاکستان کی جدوجہد میں اقلیتوں کے قابل قدر کردار سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔اقلیتیں ہمارے معاشرے کا نہایت اہم حصہ ہیں۔اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور انہیں قومی ترقی کے دھارے میں شامل کرنا حکومت پنجاب کی ایک اہم ترجیح ہے۔چنانچہ اقلیتوں کی ترقی کے لئے آئندہ مالی سال میں 22 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔اس رقم سے ترقیاتی سکیموں کے علاوہ اقلیتی طلباء کو وظائف بھی دیئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

52۔ جنوبی پنجاب نسبتاً کم ترقی یافتہ اضلاع پر مشتمل ہے۔جنوبی پنجاب کے اضلاع کی کل آبادی پنجاب کی آبادی کا 31 فیصد ہے۔ہماری حکومت جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے خصوصی کاوشیں کر رہی ہے۔ چنانچہ آئندہ مالی سال 12-2011 کے ترقیاتی بجٹ میں جنوبی پنجاب کے منصوبوں کے لئے 70۔ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 32 فیصد ہے۔حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب ترقیاتی پروگرام کے نام سے اس علاقے کی ترقی کے لئے ایک خصوصی اور جامع پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت اگلے مالی سال میں 10۔ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔اس کے علاوہ جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع (بہاولپور، بہاولنگر، لودھراں، مظفر گڑھ اور راجن پور) کی معاشی ترقی کے لئے دو منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جن کی لاگت 11۔ارب 66 کروڑ روپے ہے اور ان پر عملدرآمد کے لئے اگلے مالی سال میں 2۔ارب 48 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے ٹرائبل ایریاز کی ترقی کے لئے 3۔ارب 38 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ترقیاتی منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں 15 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔اسی طرح بارانی علاقوں میں 200 Mini Dams کی تعمیر کے لئے 16 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ بھکر، میانوالی، خوشاب اور جھنگ کے اضلاع کی ترقی کے لئے مالی سال 11-2010 میں خصوصی طور پر 2۔ارب روپے مختص کئے گئے

تھے جبکہ ان اضلاع میں جاری سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے اگلے مالی سال میں ایک ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

53۔ محنت کشوں کی محنت شاقہ کے بغیر صنعتی ترقی کے پہیے کو رواں دواں رکھنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔حکومت پنجاب نہ صرف مزدوروں کے لئے کم سے کم اجرت کے قانون پر عمل درآمد کرا چکی ہے بلکہ حکومت کے ورک چارج ملازمین کو بھی اس قانون کے دائرہ کار میں شامل کیا جا چکا ہے۔اس کے علاوہ حکومت نے محنت کشوں کو صحت کی معیاری سہولتیں فراہم کرنے کے لئے سوشل سکیورٹی کے تمام ہسپتالوں میں جدید ترین آلات اور ساز و سامان مہیا کیا ہے۔ اسی ضمن میں میاں محمد نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال میں ایک جدید ترین کارڈیالوجی سنٹر بنایا جا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

54۔ جس طرح پینے کا صاف پانی انسانی صحت اور نشو و نما کے لئے ضروری ہے اسی طرح نکاسی آب کا مناسب انتظام بھی انسانی صحت کے لئے از حد ضروری ہے۔حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں اس مد میں 10۔ارب روپے خرچ کرے گی۔اس سے شہری اور دیہی علاقوں میں پانی کی فراہمی اور نکاسی کے انتظام کو بہتر بنایا جائے گا۔اس پروگرام کے تحت 55 فیصد فنڈز دیہی علاقوں میں خرچ کئے جائیں گے۔علاوہ ازیں اگلے مالی سال سے صوبہ بھر میں صاف پانی کی فراہمی کا نیا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے جس کے تحت واٹر فلٹریشن پلانٹس مہیا کئے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے ترقیاتی پروگرام میں 2۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ مزید برآں کڑوے اور کھارے پانی والے علاقوں میں واٹر سپلائی سکیموں کی تعمیر اور پہلے سے موجود سکیموں کی اصلاح و بحالی کے لئے ایک ارب 82 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

55۔ مقامی سطح کی ترقیاتی سکیموں پر 3۔ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں دیہی علاقوں میں رابطہ سڑکیں، تعلیمی اداروں میں missing facilities کی فراہمی، نکاسی آب اور دیگر بنیادی سہولتوں کے منصوبے شامل ہیں۔ان سکیموں کی نشاندہی منتخب عوامی

نمائندے کریں گے۔مقامی حکومتوں کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 12۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

56۔ پاکستان کی معیشت بنیادی طور پر زرعی معیشت ہے۔پنجاب کو پاکستان کی food basket سمجھا جاتا ہے۔پنجاب کی اس شناخت کو برقرار رکھنے،زرعی شعبے کی ترقی اور فروغ کے لئے جامع اقدامات کئے جارہے ہیں۔آئندہ مالی سال میں زرعی شعبہ میں 3۔ارب 40 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ہماری کوشش ہوگی کہ زرعی شعبہ کے تمام جاری منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔آبپاشی کے بغیر زرعی پیداوار ممکن نہیں اس لئے پانی کے محدود وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنانے کے لئے آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب نے اپنے ترقیاتی پروگرام کا سب سے بڑاانفرادی منصوبہ شروع کرنے کاارادہ کیا ہے۔تقریباً 19۔ارب 15 کروڑ روپے کی لاگت سے اصلاح آبپاشی کے اس پروگرام کے تحت ایک لاکھ ایکڑ ڈرپ اریگیشن کی تنصیب،7ہزار کھالہ جات کی اصلاح اور کاشتکاروں کے لئے 2ہزار لیزر یونٹ کی فراہمی شامل ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

57۔ مالی سال 12-2011 میں لائیو سٹاک کے شعبہ میں 2۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ اور خود روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مویشیوں کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں علاج کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔جنوبی پنجاب میں شعبہ لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے لائیو سٹاک یونیورسٹی بہاولپور کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔اس مد میں اگلے مالی سال کے بجٹ میں 44 کروڑ روپے مختص کئے جارہے ہیں۔میں اس معزز ایوان کو انتہائی مسرت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رواں مالی سال میں پنجاب کی 63 سالہ تاریخ میں پہلی دفعہ گوشت ملائشیا کو برآمد کیا گیا ہے۔اس سے قبل ملائشیا کی گوشت کی منڈی پر بھارت پوری طرح چھایا ہوا تھا۔اس سیکٹر کو جدید خطوط پر منظم کرنے کے لئے برادر اسلامی ملک ایران کے تعاون سے ایک State of the Art میٹ پراسیسنگ پلانٹ بھی قائم کیا جارہے ہے۔لائیو سٹاک کی افزائش اور فروغ کے لئے حکومت پنجاب نے Punjab Livestock and Dairy Development

Boardبھی قائم کر دیا ہے جو نہ صرف ماڈل لائیو سٹاک فارمز کے ذریعے زمینداروں کی تربیت کا اہتمام کرے گا تاکہ وہ جدید طریقے اپناتے ہوئے مویشیوں کی بہتر نگہداشت کریں اور اپنی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کر سکیں بلکہ ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے فروغ میں معاون ثابت ہوگا۔آئندہ مالی سال 12-2011 میں پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے 50کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

58۔ آبپاشی کے نظام کو بہتر بنائے بغیر زرعی خودکفالت کا تصور ممکن نہیں۔پنجاب میں یہ نظام 37ہزار کلومیٹر پر محیط ہے جس سے 21 ملین ایکڑ رقبہ سیراب کیا جارہا ہے۔حالیہ سیلابوں میں ہمارے نہری نظام کو بُری طرح نقصان پہنچا۔ہماری یہ کوشش ہوگی کہ 100 سال سے قائم اس ورثہ کی مکمل دیکھ بھال کریں اور اس میں ہر ممکن بہتری اور توسیع کریں۔آئندہ مالی سال کے بجٹ میں آبپاشی کے شعبہ کے لئے 11۔ارب 25کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔مزید برآں اگلے مالی سال میں انشاءاللہ خانکی،بلوکی ہیڈ ورکس اور جناح بیراج پر کام شروع کیا جائے گا جس کے لئے ضروری فنڈز مختص کئے جارہے ہیں۔اس کے علاوہ بارانی علاقوں میں سال ڈیمز کی تعمیر کے لئے ایک ارب 21کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

59۔ ملکی معیشت میں جنگلات،جنگلی حیات اور ماہی پروری اہم کردار ادا کرتی ہیں۔اگلے مالی سال میں اس شعبہ میں ایک ارب 23کروڑ سے زائد روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

60۔ صنعتیں ہماری معیشت کی جان اور خوشحال زندگی کی ضمانت ہیں۔ہماری حکومت کی یہ کوشش رہے گی کہ صوبے کے ماحول کو business friendly رکھا جائے تاکہ نجی شعبہ میں زیادہ سے زیادہ صنعتیں قائم ہوں جس سے روزگار کے مواقع میسر ہوں گے اور پنجاب کے عوام خوشحال زندگی بسر کر سکیں گے۔سرمایہ کاری کو ترویج دینے کے لئے اگلے مالی سال

میں موٹروے پر ایک نیا صنعتی شہر تعمیر کرنے کی تجویز ہے جس کے لئے حکومت نے ترقیاتی پروگرام میں 2۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

61۔ صنعتی و زرعی ترقی ہنر مند افرادی قوت سے مشروط ہے۔ ہمارے ملک میں ایک طرف تو ہنر مند افراد کی شدید کمی ہے اور دوسری جانب لاکھوں افراد بے روزگار ہیں۔ صنعتی شعبہ کو بھی ہنر مند افراد کی کمی کی وجہ سے مشکلات درپیش ہیں۔ لہذا حکومت پنجاب نے نوجوانوں کو فنی تربیت فراہم کرنے والے ادارے TEVTA کو مالی اور انتظامی خود مختاری دے دی ہے تاکہ تیز رفتاری سے نوجوانوں کو جدید فنی علوم یعنی Market Driven کورسز میں تربیت دی جائے اور وہ صنعتی و زرعی شعبہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بہتر اور باعزت روزگار کے مواقع حاصل کر سکیں۔ فنی تعلیم کے لئے آئندہ مالی سال 12-2011 کے میزانیہ میں 2۔ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

62۔ سماجی اور صنعتی ترقی میں بہترین انفراسٹرکچر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس شعبہ میں آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 59۔ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے جس میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 36۔ارب 65 کروڑ روپے اور urban development کے لئے 8۔ارب 50 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

63۔ اگلے مالی سال میں حکومت پنجاب نے موجودہ سڑکوں کی بحالی پر خصوصی توجہ مرکوز کی ہے لہذا اس مقصد کے لئے بجٹ میں 4۔ارب روپے مختص کئے ہیں۔ پہلے سے جاری شدہ شاہرات کے منصوبوں کو آئندہ مالی سال 12-2011 میں مکمل کیا جائے گا۔ کاشتکار بھائیوں کو اپنی اجناس کی منڈیوں تک بآسانی رسائی کے لئے نئی farm to market roads کا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے اور اس مقصد کے لئے مالی سال 12-2011 کے ترقیاتی بجٹ میں 2۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

64۔ ہمارا ملک اور ہمارا خطہ پنجاب تہذیب و ثقافت کا مرکز ہے۔اپنے تہذیبی ورثہ کو دنیا میں روشناس کرانے کے لئے سیاحت کا کردار نمایاں ہے۔مقامی اور بین الاقوامی سیاحت کے فروغ اور ثقافتی ورثہ،آثار قدیمہ کے تحفظ اور اطلاعات ونشریات کے فروغ کے لئے جاری منصوبوں پر تقریباً42کروڑ روپے سے زائد خرچ کئے جائیں گے۔حکومت نے عوامی تفریح کے ذرائع مثلاً سرکس، تھیٹر وغیرہ پر تفریحی ٹیکس کو65فیصد کم کر کے 20فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔سینما کی صنعت کو سہارا دینے کے لئے سینماؤں کو تین برسوں کے لئے تفریحی ٹیکس سے مکمل طور پر مستثنیٰ قرار دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اسی طرح صوبے کے مختلف حصوں میں لگائی گئی chair lifts کی ٹکٹوں پر بھی تین برسوں کے لئے کوئی ٹیکس نہیں ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

65۔ موجودہ مالی سال کے دوران جناب وزیراعلیٰ کی ہدایت پر مختلف اضلاع میں خصوصی ترقیاتی پروگرام (Package) شروع کئے گئے۔ان پروگرام کے تحت مقامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترقیاتی سکیموں کا اجراء کیا گیا ہے۔اس کامیاب تجربہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے سال ضلعی Packages کے لئے5۔ارب50کروڑ روپے مختص کئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر!

66۔ چولستان کی ترقی کے لئے اگلے مالی سال میں چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو38کروڑ روپے مہیا کئے جارہے ہیں جس سے چولستان میں سڑکوں کی تعمیر، پینے کا پانی اور لائیو سٹاک وغیرہ کی ترقی کے لئے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے جائیں گے۔علاوہ ازیں چولستان میں لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے 40 کروڑ روپے سے زائد لاگت کا منصوبہ "شاد باد کوآپریٹو لائیو سٹاک فارم پراجیکٹ" شروع کیا گیا ہے جس کے لئے اگلے مالی سال میں9کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

67۔ آج کا دور information technology کا دور ہے۔information technology سے نہ صرف استعداد کار میں تیزی آتی ہے بلکہ اس سے کاروبار میں وسعت، شفافیت

اور احتسابی عمل کو بھی فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اگلے مالی سال میں information technology کی ترقی کے لئے 2۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

68۔ حکومت معدنیات کو ترقی دے کر قدرتی وسائل سے بھرپور استفادہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ حکومت کی پالیسی ہے کہ معدنیاتی کانوں کی exploration کے لئے نجی شعبہ کے اشتراک سے اقدامات کرے تاکہ معدنیات کے شعبہ میں مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کا فروغ ہو۔ معدنیات کے شعبہ کی ترقی کے لئے سال 12-2011 میں 30 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان چیدہ چیدہ منصوبوں میں ڈیرہ غازی خان، خوشاب، چکوال اور میانوالی میں mining estates کا قیام، چنیوٹ اور ڈیرہ غازی خان میں لوہے کی کانوں کی feasibility study اور پوٹھوہار کے علاقے میں موجود کوئلے کے ذخائر کا صحیح تخمینہ لگانا شامل ہے۔

جناب سپیکر!

69۔ ان پروگراموں پر عملدرآمد سے صوبہ بھر میں نہ صرف موجودہ انفراسٹرکچر کی بحالی ہو گی بلکہ دیہی اور شہری علاقوں میں روزگار کے بہتر مواقع میسر ہوں گے جو کہ یقیناً صوبہ میں معاشی ترقی کا باعث ہو گا جس سے غربت میں کمی واقع ہو گی۔

جناب سپیکر!

70۔ سرکاری ملازمین قومی ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد اور عوام تک خدمات پہنچانے والی حکومتی مشینری کا ایک اہم جزو ہیں۔ یہ ملازمین اور پنشنرز اپنی محدود آمدنی کی وجہ سے مہنگائی اور افراط زر سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ سرکاری ملازمین کو درپیش مالی مسائل کے پیش نظر اپنے محدود وسائل کے باوجود ہماری حکومت نے صوبائی ملازمین کو تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح میں ایسے پنشنرز جو 30۔جون 2002 کو یا اس سے قبل ریٹائر ہوئے تھے ان کی پنشن میں 20 فیصد اور یکم جولائی 2002 کو اور اس کے بعد ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن میں 15 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں، Conveyance Allowance جو کہ اس وقت پنجاب کے صرف 9 بڑے شہروں تک محدود ہے یا صرف محکمہ تعلیم اور ماتحت عدلیہ کے ملازمین کو Mobility Allowance کی

شکل میں دیا جارہا ہے، میں انتہائی مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ یہ allowance آئندہ مالی سال میں سارے پنجاب میں، قطع نظر تعیناتی، موجودہ مقررہ شرح سے نافذ العمل ہوگا اور محکمہ تعلیم اور ماتحت عدلیہ کے ملازمین کو اس بات کی آپشن دی جائے گی کہ وہ دونوں میں سے ایک اختیار کر لیں۔ اس کے علاوہ میں گریڈ 1 تا 15 کے تمام سرکاری ملازمین کے Conveyance Allowance میں 25 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔ ان تمام اقدامات کا اطلاق یکم جولائی 2011 سے ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

71۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران، ماتحت عملہ اور اپنے سٹاف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!

پاکستان پائندہ باد

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 12-2011 اور نظر ثانی شدہ گوشوارہ بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کریں۔ جی، وزیر خزانہ!

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 12-2011 اور نظر ثانی شدہ گوشوارہ بابت سال 11-2010 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 12-2011 اور نظر ثانی شدہ گوشوارہ بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 12-2011 اور نظر ثانی شدہ گوشوارہ بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کریں۔ جی، وزیر خزانہ!

ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 11-2010 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 11-2010 پیش کر دیا گیا۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR. SPEAKER: Now Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2011

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I Introduce the Punjab Finance Bill 2011.

MR. SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2011 has been introduced.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سوموار مورخہ 13۔جون 2011 سے سالانہ بجٹ پر بحث کا آغاز ہو گا۔ عام بحث کے لئے چھ ایام یعنی 13تا17 اور 20۔جون 2011 مختص کئے گئے ہیں۔ آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر عام بحث کو windup کریں گے جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کا اندراج سیکرٹری اسمبلی کے پاس مع تاریخ کرا دیں۔

اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 13۔جون 2011 بوقت 3 بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔